6402 ـ كافرشخص كا مسلمان عورت سے شادی كے بعد اسلام قبول كرنا

سوال

ايک ہندو نے مسلمان بيوہ سے شادی کی اورکچھ سال بعد بيوی کے حسن سلوک کوديکھتے ہوئے اسلام قبول کرليا تو کيا انہيں نکاح دوبارہ کرنا ہوگا يا پہلا نکاح ہی قائم ہے ؟
ہندوستان ميں مسلمان اجروثواب حاصل کرنےاورحادثات سے بچنے کےليے 4444 بارصلاۃ ناری پڑھتے ہيں ، حالانکہ ہم نےانہيں يہ بات سمجھائي ہے کہ نبی صلی اللہ عليہ وسلم پر درود ہی کافی ہے جيسا کہ نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے بھی فرمايا ہے ۔
ہميں يہ عمل نہيں کرنا چاہيے ليکن وہ ابھی تک اس پر عمل پيرا ہيں اورکہتے ہيں کہ ايسا کرنے ميں کوئي حرج نہيں ۔
توکيا يہ صلاۃ پڑھنا جائز ہے ، آپ اس کی وضاحت فرمائيں کہ اس ميں کوئي شرک تونہيں پايا جاتا جوصلاۃ ناريہ کے معنی ميں ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ مسلمان عورت کا کسی بھی کافر شخص سے شادی کرنا شرعی طور پر باطل اورحرام ہے اوران کے آپس ميں تعلقات بھی زنا شمار ہوں گے ، ان پر اللہ تعالی کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے عليحدگي واجب ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اورمشرک مردوں کے نکاح ميں اپنی عورتيں نہ دو جب تک کہ وہ ايمان نہيں لاتے ، ايمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گومشرک تمہيں اچھا ہی کيوں نہ لگے ، يہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہيں اوراللہ تعالی اپنے حکم سے جنت اوراپنی بخشش کی طرف بلاتا ہے البقرۃ (221) ۔

اوراللہ تعالی نے کافروں کے ليے مسلمان عورت کے حلال نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمايا ہے :

نہ تو وہ (مسلمان عورتيں) ان کافر مردوں کے ليے اور نہ ہی وہ (کافر مرد) ان (مسلمان عورتوں) کے ليے حلال نہيں الممتحنۃ (10) ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب الجامع لاحکام القرآن ميں کہتے ہيں:

امت کا اس پر اجماع ہے کہ مشرک مرد مسلمان عورت سے شادی نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں اسلام کی پستی توہین پائي جاتی ہے ۔

دیکھیں الجامع لاحکام القرآن (3 / 72)

اورجب شخص اسلام قبول کرلے – جیسا کہ سوال میں بھی ہے – تواسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نکاح کرے کیونکہ اس کا پہلا نکاح تو باطل تھا اوروہ شریعت میں کوئی معتبر نہیں ۔

شیخ عطیہ محمد سالم رحمہ اللہ تعالی اضواء البیان کی تکمیل میں کہتے ہیں :

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی کافرہ عورت مسلمان مرد کےلیے کیوں حلال ہے اورمسلمان عورت اہل کتاب کافر کے لیے حلال کیوں نہیں کی گئي؟

اس کا جواب دو لحاظ سے ہے :

اول : اسلام بلندی اختیار کرنے والا دین ہے اوراس پر کوئي اورغالب نہیں آسکتا ، اورشادی میں مرد کو عورت پر فوقیت اورسربراہی حاصل ہے کیونکہ مرد میں رجولیت پائي جاتی ہے ، اورپھر یہ ہوسکتا ہے کہ مرد اپنی بیوی پر اثر انداز ہو جس کی بنا پر عورت اپنے دین پر عمل نہ کرسکے اوراس کے واجبات کی ادائیگي نہ کرپائے ، اوراس کی وجہ سے وہ مکمل طور پرہی دین کو چھوڑ دے ، اوراسی طرح اولاد بھی دین میں اپنے والد کے تابع ہو گی ۔

دوسرا جواب :

اسلام ایک شامل اورکامل دین ہے لیکن اس کے علاوہ باقی ادیان ناقص ہیں ، اوراس پرہی اجتماعیت کی بنیاد ہے جو خاندان کی طبیعت اورحسن معاشرت پر بھی اثرانداز ہوتا ہے ، وہ اس طرح کہ جب مسلمان شخص کسی کتابی لڑکی سے شادی کرے گا تو مسلمان اس لڑکی کی کتاب اور رسول پر ایمان رکھتا ہے ، تو اس طرح وہ اس کے دین پرمجمل ایمان رکھنے کی بنا پراس کے دین اورمبادیات کا احترام کرے گا جو کہ آپس میں تفاھم اورسمجھنے سمجھانے کا ذریعہ ہے ، اوراسی بنا پروہ عورت اپنی کتاب کی بنا پر اسلام قبول کرلے گی ۔

لیکن اگر اہل کتاب کے کسی کافر نے جب مسلمان عورت سے شادی کی جو کہ عورت کے دین پر ایمان ہی نہیں رکھتا ، تو اس لیے مسلمان عورت اس سے اپنے دین اور مبادیات کا احترام نہیں پائے گی ، تو اس طرح ان کی آپس میں نہیں بن پائے گي اوروہ تفاھم اختیار نہیں کرسکیں گے کیونکہ وہ تو اس کے دین پر مکمل ایمان ہی نہیں رکھتا ۔

تواس طرح اس شادی کی مکمل طور پر کوئي ضرورت ہی نہیں رہ جاتی جس کی بنا پراسے ابتدا میں ہی منع کردیا گیا ہے ۔ ا ھـ کچھ کمی بیشی کے ساتھ

دیکھیں اضواء البیان (8 / 164- 165)

تواس لیے دوبارہ نیا نکاح کیا جائے ، واللہ تعالی اعلم ۔

اورصلاۃ ناری کے بارہ میں سوال کا جواب آپ سوال نمبر (7505) کے جواب میں دیکھیں ۔

واللہ اعلم .